سوال

(335) کسی خوف کی وجہ سے طلاق دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص جبراً بخوف جان یا بخوف زدوکوب طلاق دے دے تو وہ طلاق ازروئے شرع شریف کے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو طلاق اکراہاً یعنی جبراً دی جائے وہ شرعاً نامعتبر ہے یعنی نہیں پڑتی سنن ابوداؤد (ص:199چھاپہ دہلی) میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عن عائشۃ رضی اللہ عنہا أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: (لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ)"[1]

یعنی جو طلاق حالت اغلاق میں دی جائے وہ نامعتبر ہے۔

اسی طرح عتاق میں بھی یعنی غلام لونڈیاں آزاد کرنا حالت اغلاق میں نامعتبر ہے اغلاق کی تفسیر میں علماء کی عبارات مختلف ہیں خود ابوداؤد رحمة اللہ علیہ ہیں "اظنہ الغضب" یعنی میں گمان کرتا ہوں کہ اغلاق کے معنی غصہ کے ہیں امام احمد رحمة اللہ علیہ سے بھی یہی معنی منقول ہیں چنانچہ امام زیلعی رحمة اللہ علیہ "نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ(2/30) میں فرماتے ہیں:

"قال فی التنقیح وقد فسرہ احمد ایضا بالغضب"

یعنی تنقیح میں کہا ہے کہ امام احمد رحمة اللہ علیہ نے بھی اغلاق کے معنی غصہ کے کیے ہیں اور صاحب قاموس رحمة اللہ علیہ اغلاق کے معنی اکراہ کے لکھتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ "الاغلاق الاکراہ[2] یعنی اغلاق کے معنی اکراہ کے ہیں یہ معنی امام ابن قتیبہ سے بھی منقول ہے چنانچہ امام زیلعی رحمة اللہ علیہ "نصب الرایۃ" میں فرماتے ہیں قال ابن الجوزی قتیبہ الاغلاق الاکراہ[3] یعنی ابن جوزی رحمة اللہ علیہ نے کہا کہ ابن قتیبہ رحمة اللہ علیہ نے کہا کہ اغلاق کے معنی اکراہ کے ہیں۔

صاحب مجمع البحار بھی اغلاق کے معنی اکراہ کے لکھتے ہیں چنانچہ اس حدیث کے تحت میں ہیں۔

(لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ) أي: في اكراه لان المكره مغلق عليه في امره ومضيق عليه في تصرفه كما يغلق الباب علی احد انتهى [4]

یعنی اغلاق کے معنی اکراہ کے ہیں اس لیے کہ مکرہ پر اس کا معاملہ بند کر دیا جاتا ہے اور اس کے تصرف میں تنگی ڈال دی جاتی ہے جس طرح کسی پر دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔ "نیل الاوطار" (160/6) میں ہے۔

"فسره علماء الغريب بالاكراه روي ذلك في التخليص عن ابن قتيبة والخطابي وابن رشيد وغير هم"

یعنی علمائے غریب نے اغلاق کی تفسیر اکراہ ہی سے کی ہے چنانچہ تلخیص میں اس کو ابن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور خطابی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن رشید رحمۃ اللہ علیہ وغیر ہم سے روایت کیا ہے۔

امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد فرماتے ہیں کہ اغلاق اکراہ اور غصہ اور جنون اور بہت سی چیزوں کو شامل ہے۔ چنانچہ امام زیلعی رحمۃ اللہ علیہ "نصب الرایہ" میں فرماتے ہیں۔

قال الشيخنا والصواب انه يعم الاكراه والغضب والجنون وكل امر التغلق علی صاحبه علمه وقصده ماخوذ من غلق الباب[5]

یعنی ہمارے شیخ نے فرمایا کہ صواب یعنی ٹھیک بات یہ ہے کہ اغلاق اکراہ کو اور غصہ کو اور جنون کو اور ہر ایسے امر کو شامل ہے جس کا علم وقصد اس امر والے پر بند ہو جائے اور یہ لفظ غلق الباب سے جس کے معنی دروازہ بند کر دینے کے ہیں ماخوذ ہے۔

یہی تحقیق حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ہے کہ اغلاق کا لفظ ان سب مذکورہ بالا معنوں کو شامل ہے میرے نزدیک بھی یہی بات صحیح ہے کہ لفظ اغلاق ایک عام لفظ ہے جو ان سب معانی کو شامل ہے پس جب آدمی کسی کام کے کرنے یا کسی بات کے بولے پر ایسا مجبور کیا جائے کہ اگر اس کام کو نہ کرے یا اس بات کو نہ بولے تو اس کی جان جانے یا ضرب شدید پڑنے کا خوف ہو تو ایسی حالت اغلاق کی حد میں داخل ہے اگر ایسی حالت میں طلاق دے تو وہ طلاق شرعاً نا معتبر ہے نیل الاوطار (ص161) میں ہے۔

"احتج عطاء بقوله تعالیٰ: إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وقال الشرك اعظم من الطلاق اخرجه سعيد بن منصور عنه باسناد صحيح"

یعنی عطا نے اس مسئلہ کو (کہ اکراہ کی حالت کی طلاق نہیں پڑتی ہے) آیت کریمہ:

إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ ... سورة النحل ١٠٦

سے ثابت کیا ہے اور کہا ہے کہ شرک طلاق سے بڑھ کر ہے اور جب اکراہ کی حالت میں کلمہ شرک منہ سے نکالنا شرعاً نا معتبر ہے یعنی اس سے وہ شخص مشرک نہیں ہو جاتا جیسا کہ آیت کریمہ سے ثابت ہے تو اکراہ کی حالت کا کلمہ طلاق منہ سے نکالنا بطریق اولیٰ نا معتبر ہو گا یعنی اس سے بطریق اولیٰ طلاق نہیں پڑے گی عطاء کے اس قول کو سعید بن منصور نے اسناد صحیح سے روایت کیا ہے۔

---

[1]۔ سنن ابی داؤد رقم الحدیث (2193)

[2]۔ القاموس المحیط (ص915)

[3]۔ نصب الرایۃ (2/30)

[4]۔ مجموع بحار الانوار (2/32)

[5]۔ نصب الراية(2/30)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ:537

محدث فتویٰ